الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

شیئاً للہ

کہنے کی علمی تحقیق

مصنف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

(باہتمام) حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

(ناشر) ادارہ تالیفات اویسیہ اسلامی کتب کا مرکز

خواجہ نظم الدین سیرانی روڈ نزد سیرانی مسجد بہاولپور

موبائل نمبر: 0300-6830592 ☆ 0321-6820890

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ من کان

نبیا وآدم بین الماءوالطین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

پیش لفظ

اما بعد! تحریکِ وہابیت پر اہلسنّت کے اکثر معمولات و وظائف شرک و بدعت کی زد میں ہیں۔ان میں 'یا شیخ عبدالقادر الجیلانی شیئاللہ' خصوصیت سے نجدی فتویٰ شرک کا نشان ہے۔یا شیخ عبدالقادر الجیلانی کے جوابات تو فقیر نے اپنے رسالہ 'یاغوثِ اعظم دستگیر' میں لکھ دیئے ہیں اس وظیفہ کے شرک کی ایک وجہ لفظ شیئاللہ بھی ہے۔شرک کی وجہ یہ ہے کہ ہر شے کا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے لیکن یہاں غیراللہ یعنی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شے کا سوال کیا گیا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ ہر شے کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اس کو چھوڑ کر غیراللہ سے سوال کر کے اللہ کے نام کا واسطہ دیا گیا ہے گویا شیئاللہ دو شرکوں کا مجموعہ ہے۔فقیر اس رسالہ میں شیئاللہ کی شرعی علمی حیثیت اُجاگر کرے گا۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہٖ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔پاکستان

۲۵ ربیع الاوّل شریف ۱۴۲۴ھ بروز بدھ

شیئا لِلّٰہ کی لغوی تحقیق

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ کے معنی یاد رکھ لیں تا کہ غلطی واقع نہ ہو۔ اس کا معنی ہے کہ اے بزرگ۔ بندۂ خدا۔ کوئی چیز دو۔ خدا کے واسطے (اکراماً للہ)۔ وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں کے مقتدا منبروں پر چڑھ کر کہا کرتے ہیں کہ خدا کے واسطے چندہ دو اور خدا کے واسطے کھلاؤ پلاؤ۔ اگر جائز نہیں تو کیوں کہتے ہیں۔ اب اصل عبارت کا لفظ اوّل یا شیخ اے بزرگ۔ لفظ دوم عبد بندہ۔ لفظ سوم القادر یہ۔ ایسی جامع صفت ہے کہ خدا کے ہی ساتھ مختص ہے۔ چہارم شیئا کوئی چیز یہ نکرہ ہے اس میں الاشیاء نہیں جو تصرف کا احتمال پیدا ہو۔ پنجم لفظ للہ خدا کے واسطے۔ یہ لفظ قرآن میں بار بار آیا ہے جیسا کہ فان للّٰہ خمسا حدیث میں ہے من اعطی للّٰہ ...... پس ان الفاظ کے صاف معنوں سے آپ قارئین پر واضح ہوگیا ہے کہ اس وظیفہ کے پڑھنے والا حضرت غوثِ اعظم کو نہ خدا سمجھتا ہے نہ خدا کا شریک و ہمسر نہ جابر بلکہ ایک ولی اللہ اور بڑا بزرگ اور خدا کا بندۂ خاص جانتا ہے۔ ہمارا سوال ہے کہ کس حرف سے کس کلمہ سے اس میں کفر و شرک کیا اور کس نے اس میں کفر کی گٹھری باندھی ہے۔ افسوس صد افسوس! حالانکہ بڑے بڑے صالحین کی عادت ہے کہ اس کا وظیفہ کرتے تھے اور ایک یہی تمام اولیاء طریقہ قادریہ بغداد کے علاوہ ہندو پاک وغیرہ و مشائخان نقشبندیہ بھی پڑھتے ہیں۔

قاعدہ...... اسلاف میں یہ لفظ بولنے کی عادت بہت بزرگوں کو تھی۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب عوارف شریف میں لکھتے ہیں:

قد کان الصالحون یسئلون الناس عند الفاقه ونقل عن ابی
سعید الخزازانه کان یمدده عند الفاقه ویقول شیئا للّٰه

اور حضرت خواجۂ خواجگان امام زمان حضرت شاہ نقشبندی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے جنازے کے آگے صرف یہ رباعی پڑھتے جانا ۔

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو   شیئا للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما   آفرین برہمت بازروئے تو

ہم مفلس وگدا تیرے کوچہ میں آئے ہیں برائے خدا اپنے چہرۂ اقدس کے جمال کی خیرات دے۔
ہماری گدڑی کی جانب اپنا ہاتھ دراز فرما۔ آپ کی ہمتِ بازو پر قربان جاؤں۔

اسلام کا مشہور قاعدہ ہے کہ عرف کو اسلامی مسائل وعقائد میں بہت بڑا دخل ہے اور عرب وعجم میں یہ محاورہ عام ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کسی سے کوئی شے طلب کی جائے' یہ نہ شرک اور نہ گناہ ہے۔ یہ محاورہ اُردو میں بھی بکثرت مستعمل ہے۔ لغت کی چند معتبر کتب سے محاورۂ ھٰذا نظم ونثر ثابت ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎

قیدیٔ ہجر ہوں دے حکم قدم بوسی کا سر و قد قید ہے للہ کر آزاد مجھے

نثر میں ہے کہ کبھی تو کچھ للہ بھی دیا کرو۔ وہ تو للہ فی للہ کا کھانے والا ہے۔

خوبانِ ظلم دوست کو میں نے برا کہا تم کیوں خفا ہوئے تمہیں للہ کیا کہا

فائدہ..... یہ کلمہ اس شعر میں انکسار کے طور ہے۔

﴿مہذب اللغات جلد یازدہم﴾

لِلّٰہ..... (بکسر اول) خدا کیلئے۔ برائے خدا

کرتا ہے ذبح فاطمہ کے نورِ عین کو للہ چھوڑ دے مرے بیکس حسین کو

ازالہ غلطی.....شاعر نے غلطی سے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیکس کہہ دیا ہے۔

لِلّٰہ..... نامِ خدا پر۔ راہ بہ خدا میں (عربی)۔ یہ قلیل الاستعمال ہے۔

مانا نہیں ہوں میں تمہارے قتل کے قابل مگر للہ بھی اک کام کرلوگے تو کیا ہوگا

(امیر مینائی)

ہے ہے یہ کیا بتاؤ للہ طبیبوں کو بلاؤ

(اختر شاہ اودھ)

نامِ خدا۔ خیر خیرات کی طرح۔

لوٹا دیا اسے للہ جو خدا نے دیا یہ حوصلہ تیرے اُمیدوار میں دیکھا

(شرف)

للہ الحمد (ع) للہ الحمد تھا اُردو میں للہ کا دوسرا نام بغیر الف کے اور الحمد کا دال بغیر ضم کے بولا جاتا ہے۔ سب تعریف خدا کے لائق ہے خدا کا شکر ہے۔

للہ فی للہ خدا کی راہ میں۔ اللہ کے واسطے اور کچھ پڑھ کر بخشو للہ فی للہ دو۔ (نور اللغات)

اختصار کے پیش نظر یہ چند مثالیں کافی ہیں۔

گداگروں فقیروں کی صدا

اللہ کے واسطے کچھ عطا ہو، (فقیروں کا نعرہ) اللہ کے واسطے سے بھی مانگنا، بھیک مانگنا (توجہ اور شفقت کیلئے) وہ شاعر جس کو قوم کا سرتاج اور سرمایہ افتخار ہونا چاہیے تھا ایک بندہ ہوا و ہوس کے دروازے پر..... صدا لگاتا اور شیئاً للہ کہتا ہوا پہنچتا ہے۔

(۱۸۹۳، مقدمہ شعروشاعری، صفحہ ۲۴)

اہلسنّت کی صدا بہ بارگاہ غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام اہلسنّت عظیم البرکت سیّدی اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہٗ

اے ظلِ اِلٰہ   اے بندۂ پناہ شیخ عبدالقادر
محتاج و گدایم کریم   شیئاً للہ شیخ عبدالقادر

اس شعر کی مفصل شرح فقیر کی 'شرح حدائق' میں پڑھیے۔

حضرت امیر حسرتؔ موہانی مرحوم نے صرف اسی کلمہ پر ایک غزل لکھی ہے۔

دستگیری کا طلبگار ہوں شیئاً للہ   میر بغداد میں لاچار ہوں شیئاً للہ

(کلیاتِ حسرتؔ موہانی، صفحہ ۸۱)

کرامت غوثیہ

شیخ عمر بزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پریشانی میں مجھ سے جو مدد طلب کرتا ہے میں اس کی پریشانی کو دُور کر دیتا ہوں اور سختی کے وقت جو مجھے پکارتا ہے میں اس کو سختی سے نجات دیتا ہوں۔ شیخ ابو عمرو صدیقی اور شیخ ابو محمد عبدالحق نے فرمایا کہ ایک مرتبہ منگل کے دن ۳ صفر کو ہم حضرت کی خدمت میں حاضرِ مدرسہ تھے۔ پس حضرت نے اُٹھ کر وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک پُر جلال بلند نعرہ لگایا اور نعلین چوبی جو آپ پہنے ہوئے تھے ان میں سے ایک کھڑاؤں مبارک ہَوا میں پھینک دی وہ ہوا میں غائب ہوگئی، پھر دوسری کھڑاؤں بھی ہَوا میں پھینک دی وہ بھی غائب ہوگئی۔ اس کے بعد آپ بیٹھ گئے۔ کسی کو سوال کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ۲۳ دن کے بعد بلادِ عجم سے ایک قافلہ آیا، اس نے کہا ہمیں حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نذر کرنی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے ایک من ریشم اور ریشمی کپڑے اور سونا قبول کر لو۔ پھر ان لوگوں نے حضرت کی نعلین مبارک لا کر رکھ دیں۔ پوچھا گیا تم کو یہ نعلین کہاں ملیں؟ عرض کیا منگل ۳ صفر کو ہم راستہ میں تھے اچانک ہم پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اور قافلہ میں لوٹ مار شروع کر دی بعض کو قتل کر دیا، مال و متاع لوٹ کر چلے گئے اور کسی وادی میں پہنچ کر مال تقسیم کرنے کیلئے اُترے۔ ہم نے دل میں سوچا کہ اس وقت حضرت شیخ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد کریں۔ چنانچہ فوراً ہم نے حضرت کی نذر مانی اسکے بعد ہم نے دو نعروں کی آواز سنی جس کی ہیبت سے تمام وادی گونج اُٹھی۔ ہم نے دیکھا اور خیال کیا کہ شاید ڈاکوؤں کا دوسرا گروہ ہم کو لوٹنے آ رہا ہے۔ ہم نے آپس میں طے کیا کہ سب مال ایک جگہ جمع کر لیں اور دیکھیں کہ اب کیا مصیبت ہم پر نازل ہوتی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے دو سردار مرے پڑے ہیں اور یہ دونوں جوتیاں پانی میں بھیگی اُن کے پاس۔ پس انہوں نے ہمارا سالا مال واپس کر دیا اور کہنے لگے کہ یہ کوئی بڑا معاملہ ہے۔

عرف آخری فیصلہ ہے

بہر حال لفظ شیئاً للہ عرف عام و خاص میں اتنا کثیر الاستعمال ہے کہ وہ غبی اور پاگل کو معلوم نہ ہو تو وہ معذور ہے۔

اور حضرت شیخ المشائخ جناب شہاب الدین سہروردی جو حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد اور طریقہ سہروردیہ کے بانی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ کبھی صالحین بھی بھوک کے وقت لوگوں سے مانگتے ہیں اور حضرت ابی سعید سے منقول ہے کہ آپ بھوک کے وقت ہاتھ دراز کرتے اور شیئاً للہ فرماتے تھے اور مواہب لدنیہ وغیرہ میں مذکور ہے کہ ایک درویش پرانے کپڑوں والے نے حضرت شیخ ابوالحسن قطب شاذلی قدس سرہٗ کا بسبب ان کے عمدہ لباس ہونے کا انکار کیا تو حضرت شیخ موصوف نے فرمایا، میری یہ ہیئت الحمدللہ کہتی ہے اور تیری یہ ہیئت شیئاً اللہ بولتی ہے۔ افسوس ہے اُن لوگوں پر جو زبانی دعویٰ علم کا کرتے ہیں اور شیئاً للہ کہنے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔ واقع میں آدمیت ایسے آدمی سے دور ہے ۔

اینکہ مے بنی خلاف آدمند   نیستند آدم خلاف آدمند

نیز معلوم ہوا کہ جملہ شیئاً للہ قرآن اور احادیث شریف میں بہت واقع ہے۔ چنانچہ صاحب فتاویٰ خیریہ جو صاحبِ درمختار کے اُستاذ ہیں فرماتے ہیں کہ اس کا ذکر تعظیم کیلئے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول مبارک میں ہے۔

فان اللّٰہ خمسہ ایسی مثالیں اور بھی ہیں مثلاً الحمد للّٰہ ربّ العالمین اور ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ ربّ العالمین اور انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض اور نیز للّٰہ ما فی السمٰوات والارض۔

یہ سب آیات قرآن میں ہیں اور حدیث متفق علیہ میں جو تین اشخاص بنی اسرائیل کے قصہ میں ہے اخدتہ للّٰہ واقع ہے اور حدیث ابوداوٗد وغیرہ میں وارد ہے کہ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب للّٰہ وابغض للّٰہ واعطی للّٰہ ومنع للّٰہ فقد استکمل الایمان (از مشکوٰۃ)

اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اس کا ترجمہ فارسی میں فرماتے ہیں کہ جو کوئی دوست رکھے کسی کو خدا کیلئے اور دے خدا کیلئے اور نہ دے خدا کیلئے۔ الخ (اس سے بڑھ کر لکھنا تطویل لاطائل ہے)۔

اگر در خانہ کس است یک حرف اور ابس است

شیئاً لِلّٰہ کی شرعی تحقیق

شیئاً للہ میں خالصۃً اللہ کے واسطے سے طلب ہے کہ اے عبدالقادر! اللہ کیلئے کچھ عطا ہو۔ اس میں کفر اور شرک کہاں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو زندہ کرنا (القرآن ۲:۶۱) یا فرشتوں کا انسانوں اور جنوں کو موت دینا (القرآن ۳:۴۹) یا بی بی مریم کو جبرائیل علیہ السلام کا بیٹا عطا کرنا (القرآن ۱۶:۱۹) یا فرشتوں کا تمام اُمور کی انجام دہی کیلئے تدابیر کرنا یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سورج کو لوٹا دینا یا قمر کو دو حصوں میں شق کر دینا یا حضرت آصف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تخت بلقیس کو لمحہ بھر میں لا حاضر کرنا ایسے کاموں کے کرنے والے کسی اللہ کے بندے سے امداد طلب کرنا یا کسی دیگر شخص سے، ماں باپ سے، بزرگوں سے یا فرشتے سے یا ولی اللہ سے شرک اور کفر نہیں ہے۔ خصوصاً کسی کو وسیلہ بنا کر اللہ سے مانگنا قطعی طور پر کفر نہیں۔ شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر عزیزی میں مذکورہ بالا کاموں کا ذکر فرما کر لکھتے ہیں کہ یہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی مدد طلب کرنا ہے۔ (تفسیر عزیزی)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

دوسری حدیث میں ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جامع کلمات عطا کیئے گئے، رعب سے میری مدد کی گئی ہے اگرچہ میں سویا ہوں اور دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا ہوئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ (رواہ مسلم فی الصحیح المسلم، ج ا ص ۱۹۹)

اللہ تعالیٰ کن فرما کر ایسی کئی کائناتیں لمحہ بھر میں تشکیل فرما سکتا ہے۔ اس کی دی ہوئی طاقت سے آصف (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے تختِ بلقیس لانے کے بارے میں علامہ سیّد محمود آلوسی روح المعانی میں شیخ الاکبر کا قول نقل فرماتے ہیں:

(ترجمہ) حضرت آصف رضی اللہ عنہ نے تختِ بلقیس میں تصرف فرما کر اسے لمحہ بھر میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو لا حاضر کیا جس کا کسی کو شعور نہ ہوا ما سوائے اس شخص کے کہ جو ایک لمحہ میں کسی چیز کو از سرِ نو تخلیق کرنے پر علم رکھتا ہو اور اس کا موجودہ زمان اس کے عدم زمان کا غیر ہو لہٰذا حضرت آصف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول عین الفعل تھا زمانے کے حوالے سے اور بیشک یہ قول میں سے تھا اللہ تعالیٰ کے کن کہنے کے حوالہ سے۔ (روح المعانی، جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۵)

انتباہ...... اہلسنت کا مشہور عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو دیتا اور سب کی سنتا ہے لیکن انبیاء و اولیاء کرام کو دینے کا تو حتمی وعدہ اور قسم کی تاکید کیساتھ۔ کما قال فی الحدیث القدسی لان سائنی لا عطین الخ (بخاری) اگر مجھ سے مانگے تو قسم ہے اسے ضرور ضرور دوں گا۔ اور یہ بھی اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب بھی اپنے مزار میں تصرف فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ سے جو چاہیں اس کے فضل و کرم سے منوا رہے ہیں۔ اسی لئے سنی العقیدہ لوگ غوث الاعظم کو وسیلۂ بارگاہِ الٰہی سمجھ کر عرض کرتے ہیں **شیئاً للہ**۔ کسی نے طنزاً کہا ۔

وہ کیا شے ہے جو نہیں ملتی خدا سے   جو تم مانگتے ہو اولیاء سے

سُنّی نے جواباً کہا ۔

وہ کیا شے ہے جو نہیں ملتی خدا سے   جو تم چندہ مانگتے ہو خلقِ خدا سے

شیئاً لِلّٰہ پڑھنے کا قرآن سے ثبوت

شیئاً لِلّٰہ کے متعلق تین اُمور قابل غور ہیں: (۱) غائب کو پکارنا (۲) مدد مانگنا غیر اللہ سے (۳) وسیلہ طلب کرنا۔ سو واضح رہے کہ امر اوّل کی نسبت بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

تفسیر کبیر و تفسیر کشاف و تفسیر خازن وغیرہ میں بذیل آیۂ کریمہ لکھا ہے: واذن فی الناس بالحج (پ ۱۷۔ الحج) یعنی جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم! تمام دنیا کی مخلوق موجود و غیر موجود حاضر و غائب کو اعلان کردے کہ وہ حج بیت اللہ کیلئے آئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ خداوندا! میری آواز ہر اک انسان حاضر و غائب تک کس طرح پہنچے گی کیونکہ بندہ کی آواز تو غایت درجہ ایک کوس تک جائیگی بالخصوص جو کان سے بہرہ ہے وہ تو سامنے بھی نہیں سنتا۔ خدا نے فرمایا: علیك لاذان وعلینا البلاغ یعنی پکارنا آواز کرنا تیرا کام ہے اور آواز کو کانوں تک پہنچا دینا میرا کام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام جبل ابوقبیس پر چڑھے اور مشرق مغرب شمال جنوب کی طرف یہ آواز دیا کہ اے لوگو! آؤ حج بیت اللہ کرو۔ پس جس وقت یہ آواز دیا گیا تو جس جس کی قسمت میں حج بیت اللہ تھا انہوں نے جواب میں کہا لبیک۔ خواہ وہ ماؤں کے شکموں میں تھے خواہ باپوں کے پشتوں میں۔

فائدہ...... ان مفسرین نے وہابیوں کا شرک کیوں قبول کرلیا۔ اس واقعہ مذکورہ سے چند باتیں ثابت ہوئیں: (۱) غائب کو پکارنا (۲) غائبین کا سننا (۳) غائبین کو سن کر جواب باصواب دینا (٤) خدا کا غائبین تک آواز پہنچا دینا (۵) یہ واقعہ اتفاقیہ نہیں ہوا بلکہ خدا کے حکم سے ہوا ہے۔ بتایئے کہ غائب کو پکارنا کس طرح شرک ہوا۔ خدا کی شان ہے کہ ان لوگوں کو علم سے تو محرومی تھی عقل سے بھی بے بہرہ ہوگئے۔ نیز تفسیر معالم التنزیل و تفسیر بیضاوی و تفسیر جلالین و تفسیر کشاف و تفسیر جامع البیان و تفسیر خازن وغیرہم میں تحت آیہ کریمہ رب ارنی کیف تحی الموتیٰ لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ خدایا تو مردوں کو کس طرح کس کیفیت سے زندہ کریگا۔ خدا نے فرمایا: اولم تومن کیا تجھے ایمان نہیں۔ عرض کی: بلی ولکن لیطمئن قلبی یقین تو ہے مگر دل کا اطمینان چاہتا ہوں وہ اطمینان جب ہو کہ میں دیکھوں۔ حکم الٰہی ہوا کہ چار قسم کے جانور لیکر اُن کا قیمہ ریزہ ریزہ کوفتہ بنا کر سب کو باہمی مخلوط کر کے پہاڑوں پر رکھ دو۔ جب تو ان مُردوں کوفتہ مخلوط کردہ جانوروں کو پہاڑوں پر رکھ کر آئے تو ثم ادعھن یعنی اُن کو پکار آواز دیکر تیرے پاس وہ جانور زندہ ہو کر دوڑتے آئینگے۔ اب مردہ جانوروں کو پکارنے کا حکم خدا نے خود دیا تو مردوں کو پکارنا شرک کہاں ہوا۔ اس آیت سے بھی چند اُمور صادر ہوئے۔

☆ مردہ جانور کوفتہ مخلوط کی بالکل کوئی ہیئت وصورت نہ تھی۔

☆ خدا نے فرمایا کہ ایسے مردہ کوفتہ جانوروں کو پکار۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُنہی جانوروں کو پکارا۔

☆ اُن کوفتہ ریزہ ریزہ شدہ جانوروں نے آوازِ ابراہیم علیہ السلام سنی۔

☆ وہ جانور ندا سن کر زندہ ہو کر حاضر ہوئے۔

☆ مردہ جانوروں کا سننا بحکمِ خدا تعالیٰ تھا نہ ذاتی قوت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی۔

افسوس ہے غیر مقلدوں کی عقل پر کہ جو فعل انبیاء سے صادر ہو وہ شرک بنا دیتے ہیں کیا یہی تعریفِ شرک ہے کہ مردہ جانور کو پکارو تو جائز اور انبیاء شہداء کو پکارو تو شرک۔ کیا آپ کے نزدیک جانور سنتے ہیں اور انبیاء واولیاء نہیں سنتے۔ کیا جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز جانور مردہ کو سنا دی' وہ ہماری آواز انبیاء واولیاء تک نہیں پہنچا سکتا۔ کیا یہی شرک ہے کہ انبیاء کریں تو جائز اور غیر کریں تو شرک۔ شرک تو بہر حال شرک ہے۔

نوٹ.....قرآنی دلائل اور بھی ہیں ہم صرف انہی دو آیات پر اکتفا کرتے ہیں۔

سر بستہ راز

ہمارے دور کے وہابی، دیوبندی معتزلہ فرقہ کے مردہ مذہب کو دوبارہ دنیا میں لانا چاہتے ہیں وہ کراماتِ اولیاء کے منکر تھے اور یہ بھی در پردہ اسی عقیدۂ بد کے انکار کے درپے ہیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو من حیث الولی شیئا للّٰہ کہا جاتا ہے اور من حیث الولی سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عوام اہل اسلام کو من حیث الکرامۃ کام آتے ہیں۔ جس کا تجربہ ومشاہدہ بارہا ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس رسالہ میں بھی آخر میں چند مشہور شواہد اور مخالفین کے سوالات و جوابات میں عرض کر دیا جائے گا۔ (ان شاءاللہ)

شیئاً لِلّٰہ اور اسلاف کا عمل اور فتویٰ

۱......سلسلہ نقشبندیہ شریف کے مجدد حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ۔

تکملہ مقامات مظہریہ میں خود حضرت شاہ غلام علی صاحب کا شیئاً للہ پڑھنا ثابت ہے حضرت مولانا صوفی محدث محمد غوث صاحب مدراسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب 'انہار المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر' میں تحریر فرماتے ہیں کہ (ترجمہ) یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ دعوات عظیمہ واسرار فخیمہ سے ہے اور قضائے حاجت میں مشائخ قادریہ مجربات ومعلومات میں سے ہے بلکہ رسالہ غوثیہ میں حقیقۃ الحقائق سے نقل کر کے لکھا کہ خود غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا نام اسم اعظم کی مانند ہے تاثیر وحاجات کے پورا ہونے میں۔

۲......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کتاب 'انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ' میں فرماتے ہیں (ترجمہ) بعض اصحابِ طریقہ قادریہ حصول مقاصد کیلئے ختم غوثیہ کا وِرد کرتے ہیں اس میں گیارہ بار یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ پڑھتے ہیں۔

۳......شرح رہبانیہ میں ہے: (ترجمہ) بقصد صحیح معنی جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں دُرست ہے۔ کچھ ڈر نہیں۔

٤......کتاب معتبر یعنی رد المحتار میں ہے: (ترجمہ) طلب کرتا ہوں میں واسطے تعظیم خدا کوئی چیز۔

اور مزید عبارات فقیر کے رسالہ 'وظیفہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کی شرعی تحقیق' میں پڑھئے۔

﴿تبرکا چند اور بزرگوں کی عبارات ملاحظہ ہوں﴾

خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں...... چاشت کے وقت پیروں کے نام کے وِرد کا تذکرہ نکل آیا۔ حضرت مخدوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو مرید اپنے پیر کے نام رات کو وِرد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پیر کی برکتوں میں حصہ دیتا ہے اس کا میں نے تجربہ بھی کیا ہے اور بزرگوں سے بھی سنا ہے۔

جب عام نام کا اتنا فائدہ ہے تو غوث صمدانی شہباز لامکانی رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کے وِرد میں کتنا اثر ہوگا جو تمام پیروں کے پیر ہیں اس لئے ہر سلسلے کے لوگ آپ کے نام کا یہ ورد (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ) کرتے ہیں۔ (الملفوظات خواجہ بندہ نواز گیسو دراز)

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ......ان سے پوچھا گیا کہ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ سے کس طرح توسل پیدا کرنا چاہئے۔ فرمایا دو رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون گیارہ مرتبہ اور بعد میں سلام کے بعد گیارہ مرتبہ دُرود شریف پڑھے۔ قلب کی طرف رُخ کر کے گیارہ قدم چلے ہر قدم پہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہے اور اپنی حاجت بیان کرے۔

پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف...... سے کسی نے (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ) پر اعتراض کیا تھا جس کو صاحب مہر منیر نے لکھا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ پر اعتراض کا جواب۔

ایک دفعہ اعتراض ہوا کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ کے بجائے اللہ تعالیٰ سے اس طرح مدد مانگنا چاہئے کہ یا اللہ مجھے شیخ عبدالقادر جیلانی کا صدقہ کچھ عطا فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ سورۂ نساء میں فرماتا ہے:

واتقوا اللہ الذی تسائلون بھا

ڈرو اس اللہ سے جس کا واسطہ دے کر لوگوں سے سوال کرتے ہو۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے واسطے سے سوال کرنے کو اپنے احسان کے طور پر بیان فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرنا جائز نہ ہوتا تو اس پر اپنا احسان نہ جتاتا۔ بلکہ ایسا کرنے سے منع فرما دیتا لہٰذا جملہ مذکورہ جو مفاد اللہ کے نام کے واسطے سے کرنا ہے دُرست ہوگا۔

شیخ المحدثین حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ...... اخبار الاخیار شریف میں فرماتے ہیں۔ فرمایا حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیامت تک میرے مریدوں سے جو گھوڑے پر سوار ہو اور پھسل پڑے میں اس کی مدد کرتا ہوں۔ فرمایا ہر زمانہ میں میرا ایک زبردست مرید ہوتا ہے کہ اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہر لشکر میں میرا ایک سلطان ہوتا ہے کہ اس کو شکست نہیں دی جا سکتی اور ہر مرتبہ میں میرا ایک خلیفہ ہے جو معزول نہیں کیا جا سکتا اور فرمایا جس وقت بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگو تو میرے وسیلے سے مانگو تا کہ تمہاری حاجت پوری ہو جائے جو شخص کسی مصیبت میں مجھ سے امداد طلب کرے اس کی مصیبت دُور ہو جاتی ہے۔

بقلم مخالفین...... شیئا للہ کو شرک کہنے والے جواب دیں۔ ان کے حکیم صاحب یعنی مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے پیر و مرشد کو ایسے الفاظ لکھے ہیں:

یا سیدی للہ شیئا انہ   انتم لی المجدی وانی معادی

میرے سردار خدا کے واسطے کچھ تو دیجئے آپ معطٰی ہیں میرے۔ میں ہوں سوالی للہ۔

اگر دیوبندیوں کے مرشد کیلئے (یا سیدی شیئا للہ) کہنا جائز ہے تو غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے کیوں شرک اور حرام ہے۔ اسی مولوی اشرف علی تھانوی نے امداد الفتاویٰ جلد ا صفحہ ۹۴ میں لکھا ہے کہ (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ) پڑھنے کی صحیح العقیدہ سلیم الفہم کیلئے جواز کی گنجائش ہوگی۔

سوالات و جوابات

منکرین کے پاس قرآن وحدیث سے تو کچھ نہیں شیئاللہ کے عدم جواز میں چند لُولے لنگڑے حوالے پیش کرتے ہیں انکے جوابات ملاحظہ ہوں۔

سوال...... ارشادالسالکین میں قاضی ثناءاللہ پانی پتی لکھتے ہیں: الا اولیاء لا یقدرون ایجاد العدو مدا عدام الموجود ودفع البلاء وغیرھم الخ اور بحرالرائق میں ہے: انہ ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللّٰہ او اعتقاد ذلک کفر فتاوی بزازیہ وعینی شرح کنز میں ہے: من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم الخ۔

جواب...... جاہل غیروں نے اندھا دُھند عبارتیں تو لکھ دیں مگر مطلب بالکل نہیں سمجھا۔ اوّل تو مراد اس سے یہ ہے کہ بالذات و بالاستقلال کوئی ولی طاقت وقوت نہیں رکھتا تو یہ ہم بھی مانتے ہیں ہم تو بار بار کہتے ہیں کہ جس قدر خدا کی طرف سے ان کو قوت عطا ہوئی ہے اسی قدر وہ قوت کام کرتی ہے۔ دوم عبارت سابقہ میں لفظ میت ہے تو لیکن شہداء اس سے خارج ہیں کیونکہ ان کو میت کہنا میت سمجھنا سخت گناہ ہے علاوہ ازیں ہم نے پچھلے صفحات میں انبیاء وشہداء کا آنا جانا سیر کرنا کلام کرنا ونظر آنا ثابت کر دیا ہے دوبارہ وہاں پر نظر فرمالیں۔ سوم ہم کو تو معلوم نہیں کہ اولیاء اللہ کو خدا نے کس قدر طاقتیں وقوتیں عنایت فرمائی ہیں مگر علماء دین و فضلاء محققین نے تحریر فرمایا ہے۔ دیکھو حضرت جامی صاحب (جن کی شرح ملا پڑھ کر عالم بنتے ہیں) لکھتے ہیں، نفحات الانس انواع خوارق بسیار است چون ایجاد معدوم واعدام موجود واظہار امر مستور وستر امر ظاہر وقطع مسافت در مدت اندک واطلوع برامور غائبہ از حس واخبار از ان وحاضر شدن در زمانہ واحد در امکنہ بعیدہ واحیاء موتی وممانت احیاء الی قولہ چون حق سبحانہ یکے از دوستان خود را مظہر قدرت کاملہ خود گرداند در ہیولا سے عالم بہر نوع تصرف کہ خواہد تواند کرو فی الحقیقت آن تصرف وتاثیر حق است کہ در دے ظاہر میشود۔

یہی عارف جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں، حضرت خواجۂ خواجگان نقشبندیہ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میفر مودند کہ زمین در نظر این طائفہ (اولیاء) چون سفرئیت وما میگوئیم چون روئے ناخن است ہیچ چیز از نظر ایشان غایب نیست الخ۔

یعنی اولیاء اللہ کی کرامتوں میں سے یہ باتیں ہیں پیدا کرنا، ناپید کرنا، موجود کو نیست کرنا، پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرنا، ظاہر کو چھپا دینا، ایک پل میں برسوں کا راستہ طے کرنا، غیب کی باتوں پر اطلاع پانا، غیب کی خبریں دینا، ایک وقت میں صدہا جگہ پہنچنا، مردہ کو زندہ کرنا، زندہ کو مار ڈالنا، ہر قسم کا تصرف کرنا، زمین اولیاء اللہ کے سامنے اس طرح ہے جس طرح ہاتھ کی اُنگلی کا ناخن وغیرہ۔

یہی حضرت فقیہ زمان قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی تذکرۃ الموتی، صفحہ ۳۰ میں تحریر فرماتے ہیں، ارواح ایشان در زمین و آسمان و بہشت ہر جا کہ خواہند میروند و دوستان و معتقدان خود را در دنیا و آخرت مددگاری میفر مائند و دشمناز اہلاک نمائند و ارواح ایشان بطریق اویسیہ فیض باطنی مے رسد از ابن ابی الدنیا مالک روایت کردہ است کہ ارواح مومنین ہر جا کہ خواہند سیر کنند و مراد از مومنین کاملین اند الخ۔

فائدہ...... یہ وہی ثناء اللہ صاحب تو ہیں جن کی عبارت ارشاد الطالبین میں سے ابھی سوال میں پیش کی گئی ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں: فلحق بہ بالملائکۃ وصار منہم یعنی مرد کامل فرشتوں میں مل کر انہیں میں سے ہو جاتا ہے۔

اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ اپنے مکتوبات جلد ۲ مکتوب ۵۳ و مکتوب ۳۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہر گاہ جنیا نرا بتقدیر حق سبحانہ این قدرت بود کہ متشکل باشکال گشتہ متصرف می شوید ارواح اکمل را اگر این قدرت عطا نمائند چہ محل تعجب است آنچہ از بعضے اولیاء اللہ نقل میکنند کہ بعض اولیاء متعدد جائے حاضر میگر وند و افعال متباینہ بوقوع مے آرند ہم چنیں حاجات از اعزہ احیاء و اموات وران مخلوف و مہالک مدد ہا طلب نیا یندو مے بیند کہ صوران اعزہ حاضر شدہ دفع بلیہ از انہا نمودہ است و ہم چنین مریدان از صور مثالی پیران استفادہ ہا مے نمائیند و حل مشکلات میفر مائند حاضری شواند الخ۔

نوٹ...... ان عبارات کے تراجم اور مزید تحقیق کیلئے فقیر کے رسالہ 'الانجلاء فی تطور الاولیاء' اور دوسرا رسالہ 'ولی اللہ کی پرواز' کا مطالعہ فرمایئے۔

سوال...... حنفیوں کی مشہور کتاب در مختار میں شیئا للہ کو نا جائز لکھا گیا ہے اور مولوی عبدالحیٔ لکھنوی حنفی بھی اپنے فتاوٰی میں اس وظیفہ کے پڑھنے والے کو کافر و مشرک لکھ گئے۔ یہ سوال مخالفین عموماً اپنی تحریروں میں لکھتے ہیں۔

جواب...... حق یہ ہے کہ مخالفین سوال میں اصل عبارات لکھتے نہیں لیکن اس کے باوجود ہمارے ہاں اس کے محققانہ جوابات ہیں۔

در مختار میں جہاں سے مخالفین نے سوال تیار کیا ہے لفظ قیل سے لکھا ہوا ہے اور علم اصول کا قاعدہ کلیہ ہے کہ لفظ قیل صیغہ تمریض ہے یہ اس جگہ پر بولا جاتا ہے جس کا قائل ثابت نہ ہو گویا غیر معتبر ہے جبکہ معلوم ہی نہیں کہ کون شخص اس کا قائل ہے۔ خود ہی بے اعتبار ثابت ہوا اس واسطے فتاوٰی خیریہ میں اس کی تردید کی گئی ہے اور مولوی عبدالحیٔ صاحب کے کلام کا مطلب جاہل نہیں سمجھتے اس میں صرف یہ ذکر ہے کہ کسی بزرگ کو مستقل و بالذات حاضر و ناظر خیال نہ کرے۔ ورنہ مولوی عبدالحیٔ صاحب قصداً علماء متقدمین و فقہائے محدثین کو کافر و مشرک نہیں کہہ سکتے بلکہ ان کے موافق ہیں۔ آپ عبارتیں کتب متذکرہ بالا کو ذہن نشین کرلیں۔ افسوس اولیاء اللہ کی عداوت میں کس طرح زور دیا جاتا ہے یہی معتزلہ فرقہ کی چال ہے۔

شانِ اولیاء کرام

چونکہ وہابیہ فرقہ معتزلہ کی چال چلتا ہے اسی لئے اسے اولیاء کرام کی قدر و منزلت سے بے خبری ہے بلکہ ان کے ہر کمال میں انہیں شرک نظر آتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اولیاء اللہ نائبین خدا ہیں۔ ان کے ہر فعل وقول میں جلوہ حق کا مظہر ہوتا ہے۔ چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

☆ اذا طلبت اللّٰہ با الصدق اعطاك مراۃ تبصر فیھا کل شئ من عجائب الدنیا والآخرۃ

جب تو اللہ تعالیٰ کا سچائی سے طالب ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھے ایک باطنی آئینہ عطا کرے گا جس میں تو دنیا اور آخرت کے تمام عجائبات دیکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین، صفحہ ۹۲۷)

☆ ھو عزوجل اطلعھم علے ما اضمرت قلوب ولعباد وانطوت علیہ النیات اذ جعلھم ربی جواسیس القلوب والامناء علے السرائر والخفیات

اللہ تعالیٰ عزّ وجل نے (اولیاء اللہ کو) لوگوں کے دِلوں کے بھیدوں اور نیتوں پر مطلع فرمایا ہے کیونکہ میرے ربّ نے اُن کو دلوں کو ٹٹولنے والا اور پوشیدہ باتوں کا امین بنایا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۸۳۱، ۸۳۲)

☆ ثم یجلس علےٰ کرسی التوحید ثم یرفع عند الحجب

پھر (ولی اللہ) توحید کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے پھر اُس سے تمام حجابات اور پردے دُور کر دیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۸۳۱)

☆ یطلع علے اسرار تخصہ

(ولی اللہ) اللہ تعالیٰ کے خاص بھیدوں اور رازوں سے مطلع ہو جاتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۸۲۶)

فائدہ...... حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ صرف اپنے علوم و تصرفات کے متعلق مدعی ہیں بلکہ جمیع اولیاء کیلئے وہی فرمایا جو اپنے لئے دعویٰ کیا۔

اولیاء کے علوم و تصرفات

مقامِ ولایت پر فائز ہونے والے کو فرماتے ہیں: (ترجمہ) پس اُس وقت تم اسرار ہائے خفیہ علم لدنیہ اور اسکے عجائب وغرائب کے امین اور محرم بن جاؤ گے اور تمہیں کائنات کی تکوین اور اس پر تصرف حاصل ہو جائیگا اور تم سے قدرت کی قسم سے وہ خوارقِ عادات اور کرامات صادر ہوں گی جو مومنین کو جنت میں حاصل ہوں گی۔ پس تم اس حالت میں ایسے ہو جاؤ گے گویا مرنے کے بعد آخرت میں زندہ کئے گئے ہو اور تم کو پوری قدرت حاصل ہوگی۔ تم اللہ تعالیٰ کیساتھ سنو گے، اُسی کیساتھ دیکھو گے، اُسی کیساتھ بولو گے وغیرہ وغیرہ۔

اہلسنّت کے اصول

معتزلہ کے اصول سے ہٹ کر وہابیہ کے اگر اہلسنّت کے اصول مدنظر ہوں تو کبھی انہیں انبیاء و اولیاء کے کمالات شرک نظر نہ آئیں۔

اہلسنّت کے چند اصول بقلم حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر اہل قلم ملاحظہ ہوں۔

☆ فتوح الغیب عربی مقالہ نمبر ۴۰ میں ہے، جب انسان فنا فی اللہ ہو جاتا ہے اور یہ ولایت اور ابدالیت کا انتہائی درجہ ہوتا ہے، پھر اُس کو کائنات پر تصرف کرنے والا بنا دیا جاتا ہے پس وہ جس امر کی خواہش کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسی طرح ہو جاتی ہے۔ (فتوح الغیب مقالہ)

☆ تمہارے طفیل لوگوں کے غم، تکالیف اور سختیاں دُور ہو جائیں گی اور تیری دعا اور برکت سے بارش ہوگی۔ تیرے وسیلے سے کھیت اُگائے جائینگے اور تمہاری امداد سے خاص و عام بندوں کے مصائب و آلام اور بلیات دُور کی جائینگی۔ (فتوح الغیب مقالہ ۳۶)

تمام دنیا ناخُن برابر

مرتبۂ ولایت پر ولی اللہ کیلئے دنیا و مافیہا کے اُمور اوجھل نہیں ہوتے۔ حضرت علامہ عارف عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ نفحات الانس میں لکھتے ہیں کہ حضرت عزیزاں علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس گروہِ اولیاء کی نظر میں زمین دستر خوان کی طرح ہے اور ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی طرح ہے کہ کوئی چیز اُن کی نظر سے غائب نہیں ہے۔

مرید کے حالات سے آگاہی

حضرت امام شعرانی قدس سرہ الکبریت الاحمر میں لکھتے ہیں، ہم نے اپنے شیخ علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا ہمارے نزدیک کوئی مرد (ولی) کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مرید کی حالات نسبی نہ جان لے۔ یوم میثاق سے لے کر اس کے داخلے جنت و دوزخ تک۔

سرتاج اولیاء کرام

مذکورہ بالا قواعد عام اولیاء کرام کے متعلق ہیں اور حضور غوث اعظم شیخ محی الدین سیّد عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جملہ اولیاء کے سرتاج ہیں اور اس کا اعتراف نہ صرف اہلسنّت کو ہے بلکہ مخالفین بھی تقریباً اس کے قائل ہیں۔ فقیر اس دعویٰ پر ایسے شہباز کے قلم سے ثابت کرنا چاہتا ہے جو ہزارویں سال کے مجدد برحق اور مخالفین وہابیہ کے مُسلّم مقتداو پیشوا اور موجودہ دور میں نقشبندیوں کے امام ہیں یعنی سیّدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سیّدنا مجدد الف ثانی مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں، پس حق سبحانہ وتعالیٰ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کے ظن کے موافق علیحدہ علیحدہ معاملہ کرتا ہے۔ اسباب کو دیکھنے والے کا کام اسباب پر ڈال دیتا ہے جو اسباب کو نہیں رکھتا اس کا کام بغیر وسیلے کے مہیا کر دیتا ہے۔ حدیث قدسی **انا عند ظن عبدی بی** اس مطلب پر دلیل ہے۔

بہت مدت تک دل میں یہ خلش رہی کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اس امت میں اکمل اولیاء بہت گزرے ہیں مگر جس قدر خوارق حضرت سیّد محی الدین جیلانی قدس سرہ سے ظاہر ہوئے ہیں اس قدر خوارق ان میں سے کسی سے ظاہر نہیں ہوئے۔ آخر کار حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس معمہ کا راز ظاہر کر دیا اور معلوم ہوا کہ ان کا عروج اکثر اولیاء سے بلند تر واقع ہوا ہے اور نزول کی جانب میں مقام روح تک نیچے اُترے ہیں جو عالم اسباب سے بلند تر ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانی۔ مکتوبات، مکتوب نمبر ۲۱۶، ص ۹۷)

نوٹ..... سیّدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اظہار عقیدت کی مزید تحقیق کیلئے فقیر کے رسالہ 'فیوضات غوثیہ بر سلسلۂ نقشبندیہ' کا مطالعہ کیجئے اور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جملہ اولیاء پر فضیلت کیلئے فقیر کی تصنیف 'تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر' پڑھئے۔

بدل جاتی ہیں تقدیریں

شیئًاللہ وہ اعلیٰ وظیفہ ہے کہ اس کی برکت سے ہزاروں کی تقدیریں بدلتی دیکھیں اور الحمدللہ اہلسنّت کے اصول میں شامل ہے کہ

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جاننا چاہئے کہ قضا دو قسم پر ہے: (۱) قضائے معلق (۲) قضائے مبرم۔

قضائے معلق میں تغیر و تبدل کا احتمال ہے اور قضائے مبرم میں تغیر و تبدل کی گنجائش نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے: ما یبدل القول الدی (ق۔۵:۲۹) اور فرمایا:

یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اس کے پاس اُم الکتاب ہے۔

میرے حضرت قبلہ گاہی (پیرو مرشد) قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سیّد محی الدین جیلانی قدس سرہٗ نے اپنے بعض رسالوں میں لکھا ہے، قضائے مبرم میں کسی شخص کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے مگر مجھے ہے اگر میں چاہوں تو اس میں بھی تصرف کر سکتا ہوں۔ اور وہ اس بات پر بہت تعجب کرتے تھے اور بعید از فہم جانتے تھے۔ یہ بات مدت تک اس فقیر کے ذہن میں رہی یہاں تک کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس دولتِ عظمیٰ سے اس طرح مشرف فرمایا کہ ایک دن ایک بلیہ کے دور کرنے کے در پے ہونا جو بعض دوستوں میں ایک دوست کے حق میں مقرر ہو چکی تھی۔ اسوقت بڑی التجا و عاجزی اور نیاز و خشوع کی۔ تو (کشف والہام سے) معلوم ہوا کہ لوح محفوظ میں اس امر کی قضا کسی امر کے ساتھ معلق اور کسی شرط پر مشروط نہیں ہے اس بات سے ایک طرح کی یاس و ناامیدی ہوگئی۔ اس وقت حضرت سیّد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی بات یاد آئی تو دوبارہ پھر ملتجی اور متضرع ہوا اور بڑے عجز و نیاز سے متوجہ ہوا۔ تب محض حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس فقیر پر ظاہر کیا گیا کہ قضائے معلق (بھی) دو طرح پر ہے۔ ایک وہ کہ جس کو لوح محفوظ پر ظاہر کر دیا گیا ہے اور فرشتوں کو بھی اس کی اِطلاع دیدی گئی ہے۔ اور دوسری وہ قضا کہ جس کا معلق ہونا صرف حق تعالیٰ جل شانہٗ ہی کے علم میں ہے اور بس اور لوح محفوظ میں وہ قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔ اور قضائے معلق کی اس دوسری قسم میں پہلی قسم کی طرح تبدیلی کا احتمال ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت سیّد (محی الدین) قدس سرہٗ کی بات بھی اس اخیر قسم سے ہے جو قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے، نہ کہ اس قضا پر جو حقیقت میں مبرم ہے کیونکہ اس میں تصرف وتبدل عقلی اور شرعی طور کو نہیں رکھتا اس کا کام بغیر وسیلے کے مہیا کر دیتا ہے۔ حدیث قدسی ہے: انا عند ظن عبدی بی اس مطلب پر دلیل ہے محال ہے جیسا کہ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے اور حق یہ ہے کہ جب کسی کو اس قضا کی حقیقت پر اطلاع ہی بہت کم ہے تو پھر اس میں کوئی تصرف کیسے کر سکتا ہے اور اس آفت و مصیبت کو جو اس دوست پر بھی تھی اس قسم اخیر میں پایا اور معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے اس بلیہ کو (اس فقیر کی التجا سے) دفع فرما دیا۔ والحمدللہ (مکتوبات مجدد الف ثانی، مکتوب ۲۱۷، ص ۱۰۲)

اسی معنی پر سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ زندگی میں بھی ہزاروں کی تقدیریں بدلتے رہے اور بعد وصال بھی ہزاروں کی تقدیریں بدلیں اور اب بھی ہزاروں کی تقدیریں بدل رہے ہیں۔ چند شواہد حاضر ہیں۔

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مریدی لا تخف اللّٰہ ربی عطانی رفعة نلت المنال

اے میرے مرید! تو مت ڈر۔ اللہ کریم میرا ربّ ہے اس نے مجھے رفعت اور بلندی عطا فرمائی ہے اور میں اپنی اُمیدوں کو پہنچا۔

اور فرمایا کہ

انا لکل من عشربه من اصحابی ومریدی ومحبی انی یوم القیمة اخذ بیده

قیامت کے دن تک میرے دوستو، مریدوں اور محبوں سے جو کوئی ٹھوکر کھائے گا میں اس کا ہاتھ پکڑلوں گا۔

اور فرمایا:

وعزة اللّٰہ وان یدی علیٰ مریدی کالسماء علی الارض اذ لم یکن مریدی جیدا فانا جید

مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلالت کی قسم ہے کہ میرا ہاتھ اپنے مریدوں پر ایسا ہے کہ جس طرح زمین پر آسمان (کا سایہ) ہے اگر میرے مرید عالی مرتبہ نہ ہوں تو کو مضائقہ نہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مَیں تو عالی مرتبہ ہوں۔

انتباہ...... ہمارے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متمتع ہوئے۔ فقیر اُویسی غفرلہٗ باوجود رابطہ کی کمی کے خوب متمتع ہوا اور ہو رہا ہے اِن شاءاللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا اور یوم آخرت میں اس سے بھی کہیں لاکھ گنا اور زیادہ متمتع ہوگا۔
(اِن شاءاللہ تعالیٰ)

واقعات کی روشنی میں

﴿غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت کے واقعات گنتی اور شمار سے باہر ہیں۔ فقیر نمونہ کے طور پر چند حوالے قلمبند کرتا ہے﴾

واقعہ

ایک سوداگر جس کا نام ابوالمظفر تھا۔ حضرت شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا قافلہ تیار ہے میں ملک شام کو جا رہا ہوں۔ سر دست سو اشرفیاں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں اور اتنی قیمت کا سامان میرے پاس موجود ہے۔ دعا کیجئے کہ کامیاب لوٹوں۔ حضرت شیخ حماد نے فرمایا اپنا یہ سفر ملتوی کر دو ورنہ زبردست نقصان اُٹھاؤ گے۔ ڈاکو تمہارا سب مال لوٹ لیں گے اور تم کو قتل بھی کر دیں گے۔ سوداگر یہ خبر سن کر بڑا پریشان ہوا اور اسی پریشانی میں واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ پوچھا کیوں پریشان ہو؟ سوداگر نے سارا قصہ سنا دیا۔ آپ نے فرمایا، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تم شوق سے ملک شام جاؤ ان شاءاللہ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا، تم بخیریت اور کامیاب لوٹو گے۔

چنانچہ سوداگر ملک شام کو روانہ ہو گیا اور شام میں اسے بہت سا نفع ہوا اور وہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی لئے ملک حلب میں پہنچا اور اتفاقاً وہ تھیلی کہیں رکھ کر بھول گیا۔ اسی فکر میں نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ کچھ ڈاکوؤں نے اس کے قافلہ پر حملہ کر کے سارا مال لوٹ لیا ہے اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے۔ یہ دہشت ناک خواب دیکھ کر سوداگر خواب سے چونکا تو دیکھا کہ وہاں کچھ بھی نہ تھا مگر اُٹھا تو یاد آیا کہ اشرفیوں کی تھیلی فلاں جگہ پر رکھی تھی۔

چنانچہ جھٹ وہاں گیا تو تھیلی مل گئی اور خوشی خوشی بغداد واپس آیا اور اب سوچنے لگا کہ میں پہلے غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو ملوں یا شیخ حماد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو؟ اتفاقاً بازار میں حضرت شیخ حماد مل گئے اور دیکھ کر فرمانے لگے پہلے جا کر غوثِ اعظم سے ملو کہ وہ محبوبِ ربانی ہیں انہوں نے تمہارے لئے ستر بار بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگی تب کہیں جا کر تمہاری تقدیر معلق بدلی ہے، جس کی میں نے تجھے خبر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعہ کو غوثِ اعظم کی دعا سے بیداری سے خواب میں منتقل کر دیا۔ یہ سنتے ہی سوداگر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا جن کے روحانی تصرف سے وہ قتل و غارت سے بچ گیا تھا۔ اسے دیکھتے ہی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واقعی میں نے تمہارے لئے ستر بار دعا مانگی تھی۔

غوث کا کُتّا

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جسے نسبت ہو جائے تو اس سے بڑے سے بڑا طاقتور گھبراتا ہے مثلاً جانوروں میں بہت بڑی طاقت کا مالک شیر ہے یہاں تک کہ اسے جنگل کا بادشاہ کہا جاتا ہے لیکن غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کتّے کیلئے وہ لومڑی بلکہ اس سے بھی کم۔

حکایت احمد زندہ پیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ ہمیشہ شیر کی سواری کرتے اور جہاں تشریف لے جاتے شیر کو گائے کی مہمانی پیش کی جاتی۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے آپ نے بھی حسبِ دستور ان کو شیر کیلئے گائے بھیجی۔ آپ کا کتا بھی اس گائے کے ساتھ روانہ ہوا۔ شیر نے جب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گائے پر حملہ کیا تو کتے نے جست لگا کر شیر کی پیٹھ پر بیٹھ کر اس کی گردن مروڑ ڈالی اور اس کا پیٹ چاک کر ڈالا۔ حضرت احمد زندہ پیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ ماجرہ دیکھ کر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معذرت کی کہ میں نے جرأت کی آپ کے لنگر سے شیر کی مہمانی طلب کی۔ آپ نے انہیں معاف فرما کر چند روز اپنے پاس رکھا۔

لطیفہ از شاہ سلیمان تونسوی قدس سرہ...... حضور پیر پٹھان سیّدنا شاہ سلیمان تونسوی قدس سرہٗ اس شعر کو یوں پڑھا کرتے ؎

سگ دربار میراں شو چو خواہی قرب سلطانی
کہ بر پیراں شرف دار و سگ درگاہ جیلانی

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گائے

انیس القادریہ میں منقول ہے کہ ایک درویش شیر پر سوار ہو کر کرامت دِکھاتے پھرتے تھے۔ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے اور شیر کو باہر چھوڑ کر خانقاہ شریف کے اندر تشریف لائے اور حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات سے فیض یاب ہوئے۔ قریب درگاہ کے ایک گائے چر رہی تھی۔ شیر جو اس کے قریب گیا فوراً گائے اس کو نگل گئی اور اسی جگہ بیٹھی رہی۔ جب حضرت کی ملاقات سے فارغ ہو کر درویش باہر آئے تو دیکھا وہاں شیر کا پتا نہیں۔ بہت متحیر ہوئے اور چاروں طرف تلاش کرتے پھرے کہیں نہ پایا۔ پریشان ہو کر حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ خانقاہ کے دروازے پر جو گائے بیٹھی ہے اس سے جا کر کہو کہ حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں میرا شیر دے دے۔ وہ درویش گئے اور یہی الفاظ فرمائے۔ گائے نے سنتے ہی فوراً شیر کو اُگل دیا اور چلی گئی۔

تجربہ شاہد...... من حیث الکرامۃ ایسے واقعات بعید از قیاس نہیں لیکن اب بھی یہ کرامت آزمائی جاسکتی ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نسبت قوی نصیب ہو تو کتنا بڑا ظالم و جابر کتنا ہی زور لگائے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید کا بال بیکا نہیں کر سکے گا بلکہ اسے خود وقت بتائے گا کہ وہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید کے ساتھ پنجہ آزمائی سے کتنا ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ فقیر کے اسلاف صالحین نے بھی اور فقیر نے بھی آزمایا، آپ بھی آزمائیے۔

پیرانِ پیر کی مدد

رنجیت سنگھ کے وقت کی بات ہے کہ ایک ہندو کا ایک بدعقیدہ مسلمان ہمسایہ تھا۔ بدعقیدہ مسلمان ہندو کی عورت پر عاشق ہو گیا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ ہندو اپنی عورت کو لے کر سسرال جانے کیلئے تیار ہوا۔ بدعقیدہ (مذکور) کو بھی خبر ہو گئی اس نے پیچھا کیا چنانچہ گھوڑا لے کر جنگل میں جا کر انہیں گھیر لیا۔ وہ لوگ (ہندو اور ہندوانی) پیدل تھے اس کے پاس سواری تھی ان دونوں کو مجبور کرنے لگا کہ سواری پر بیٹھ جاؤ۔ ہندو نے انکار کر دیا۔ زیادہ تکرار کے بعد ہندو بولا کہ تمہارا کیا بھروسہ ہے کہیں عورت کو لیکر نکل نہ جاؤ اپنا کوئی ضامن پیش کرو۔ بدعقیدہ (مذکور) نے کہا جنگل میں کون ضمانت دے گا۔ عورت نے کہا جو تمہارا بڑا پیر گیارہویں والا ہے اس کی ضمانت دے دو۔ بدعقیدہ مسلمان نے منظور کر لیا۔ عورت اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔ بدعقیدہ نے اس کے خاوند کا سر تلوار سے کاٹ کر گھوڑے کو دوڑایا، عورت پیچھے دیکھے جا رہی تھی۔ بدعقیدہ نے کہا پیچھے کس کو دیکھتی ہے، خاوند تمہارا کٹ کر مر گیا ہے ہندو عورت نے کہا میں بڑے پیر کو دیکھ رہی ہوں۔ اس نے کہا اس بڑے پیر کو تو مرے ہوئے کئی صدیاں گزر گئیں بھلا وہ کہاں آئیگا تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہے کہ دو برقعہ پوش نمودار ہوئے۔ ایک نے بدعقیدہ کا سر اڑایا اور پھر عورت، گھوڑا برقعہ پوش وہاں آئے جس جگہ ہندو کٹا پڑا تھا اس کا سر دھڑ سے ملا کر قم باذن اللہ پڑھا اور وہ ہندو زندہ ہو گیا اور وہ دونوں برقعہ پوش غائب ہو گئے اور میاں بیوی دونوں بہ سلامت گھر لوٹ آئے۔ بدعقیدہ کے وارثوں نے گھوڑا پہچان کر رنجیت سنگھ کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا کہ ہمارا آدمی غائب ہے اور گھوڑا ان کے پاس ہے۔ ہمارا آدمی واپس کریں یا انہوں نے مار ڈالا ہے۔ دونوں میاں بیوی نے واقعہ جنگل کا بیان کیا اور کہا ان برقعہ پوش میں ایک گل محمد نامی مجذوب کی شکل کا تھا۔ گل محمد شاہ کو بلوایا اس نے ماجرا بیان کیا۔ رنجیت سنگھ نے مجذوب اور میاں بیوی کو انعام دے کر چھوڑ دیا۔ (شمس الحق افغانی سابق شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور پاکستان)

نوٹ...... اس واقعہ کا تصدیق کنندہ دیوبندی فرقہ کا ایک معتمد مولوی ہے۔ اصولی لحاظ سے ایسی کرامات کا انکار سوائے معتزلہ اور خوارج کے کسی کو نہیں ہوسکتا اس لئے کرامت الاولیاء حق اسلام کا مُسلّم ضابطہ ہے۔ ہمارے دور کے بعض فرقے صرف اپنے مسلکی تعصب سے انکار کر جاتے ہیں ورنہ انہیں اصول کا انکار نہیں ہونا چاہئے۔

مزارات میں اولیاء کرام زندہ

معتزلہ کے اصول سے ہٹ کر اہلسنّت کے اصول میں عام انسان بھی مر کر مٹ نہیں جاتا بلکہ روح کو فنا ہے ہی نہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کے رسالہ 'روح نہیں مرتی'۔ عام انسان کی موت یہ ہے کہ روح جسم سے علیحدہ ہو جائے لیکن موت کے بعد روح کا جسم سے رابطہ رہتا ہے اور اولیاء کا حال یہ ہے کہ وہ صرف مکان بدلتے ہیں ؎

کون کہتا ہے اولیاء مر گئے　　　قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

اور انبیاء علیہم السلام کیلئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا ؎

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے　　　مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

تصرفات بعد از وصال

اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیائے کرام کے تصرفات بعدِ وصال بھی جاری ہیں۔ اسی قاعدہ پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات کا سلسلہ آپ کے وصال کے بعد بھی بدستور جاری ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ ہمیشہ جاری رہے گا۔ جیسا کہ فضائل اہل بیت کرام کے ضمن میں پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مقامِ جذب و ولایت کا فاتحِ اوّل قرار دیتے ہوئے جناب سیّدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حسنین شریفین رضی اللہ تعالیٰ عنہما و بقیہ ائمہ اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اُسی نسبت کے اقطاب بیان فرما کر سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس مقام میں ایک خصوصی شان تحریر کی ہے نیز اپنی کتاب 'ہمعات' کے صفحہ ۱۱ میں لکھا ہے: (ترجمہ) اور اُمت کے اولیائے عظام میں سے راہِ جذب کی تکمیل کے بعد جس شخص نے کامل و مکمل طور پر اس نسبت اویسیہ کی اصل کی طرف رجوع کر کے وہاں کامل استقامت سے قدم رکھا ہے وہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ آں جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قبر شریف میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں، حق تعالیٰ نے آں جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ قوت عطا فرمائی ہے کہ دُور و نزدیک ہر جگہ یکساں تصرف فرماتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہم عصر اور بعد میں آنے والے تمام اولیائے کرام کیلئے حصول ولایت اور وصولِ فیض کا وسیلۂ کبریٰ اور واسطۂ عظمیٰ ہیں۔

شیخ عبدالحق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب 'خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب' میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ ڈیڑھ سو سال بعد بخارا میں ایک درویش بہاؤ الدین نامی پیدا ہوگا جو ہم سے ایک خاص نعمت کا مستحق ہوگا۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میدانِ سلوک میں قدم رکھا تو حضرت خضر علیہ السلام کے اشارے پر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت کی طرف متوجہ ہوکر الغیاث، الغیاث، یا محبوب سبحانی پکارتے ہوئے سوگئے اور خواب میں آں جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات سے سرفراز ہوئے۔

اسی طرح فضائل اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ضمن میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مکتوب کا حوالہ بھی آچکا ہے جس میں وہ ائمہ اہل بیت کرام کے بعد منصب قطبیت کبریٰ کا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی سے مختص ہونا بیان کرکے تحریر فرماتے ہیں کہ وصولِ فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم شود، چہ ایں مرکز غیر او را میسر نہ شدہ۔ ازیں جاست کہ فرمود ۔

فلت شموس الاولین وشمسنا ابدا علی افق العلی لا تغرب

اس راہ میں برکات و فیوض کا حصول، اقطاب و نجباء کو جو بھی ہوں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے توسل سے ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکزی حیثیت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بغیر کسی دوسرے کو میسر نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شعر میں فرمایا ہے کہ اگلوں کے آفتاب غروب ہوگئے مگر ہمارا آفتاب بلندی کے افق پر ہمیشہ چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا یعنی مجھ سے پہلے حضرات کیلئے دائرہ ولایت کا مرکز ہونے کا شرف وقت معین کیلئے تھا مگر میرے لئے یہ مقام ابدی و سرمدی ہے۔

روح المعانی میں حضرت مجدد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل ہے کہ قطبیتِ کبریٰ کا مقام حضرت امام مہدی علیہ السلام تک جناب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ بابرکت کے ساتھ مختص ہے۔

حضرت شیخ محمد اکرم چشتی صابری قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 'اقتباس الانوار' میں آں جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ جس کسی کو ظاہری باطنی فیض حاصل ہوا، سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وساطت سے ہی ہوا۔ خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو۔ کوئی ولی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہر کے بغیر منظور اور معتبر نہیں ہوسکتا۔ حق تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ جسے چاہیں کسی منصب ولایت پر مقرر فرمادیں جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرمادیں۔

نہ صرف عزل ونصب کا تصرف بلکہ ہر طرح کا تصرف فرمارہے ہیں چنانچہ خود فرماتے ہیں:

من استغاث بی فی کدبته کشفت عنه ومن نادنی باسمی فی شدة فرجت عنه ومن توسل بی الی الله عزوجل فی حاجة قضیت له (بہجۃ الاسرار،ص۱۰۲۔تفریح الخاطر،ص۵۶وغیرہ)

جو پریشانیوں میں مجھ سے فریاد کرے تو میں اس کی پریشانیوں کو دُور کرتا ہوں اور جو سختی میں میرے نام کے ساتھ مجھے پکارے میں اس سے سختی دُور کرتا ہوں اور جو کوئی حاجت میں مجھے وسیلہ بنائے میں اس کی مراد پوری کرتا ہوں۔

اسی کو امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ؎

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو کُن اور سب کُن مکُن حاصل ہے یا غوث

نقد سودا

بہجۃ الاسرار میں ہے کہ ایک تاجر کے راستے میں چار اونٹ گم ہوگئے۔کافی تلاش کی مگر نہ ملے۔ بالآخر صبح صادق کے وقت حضرت کا فرمان یاد آیا کہ اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے پس مجھے پکار' وہ مصیبت تجھ سے دُور ہوجائے گی۔پس میں نے کہا:

یا عبد القادر جمالی مرت یا عبد القادر جمالی مرت

اے عبدالقادر میرے اونٹ چلے گئے۔پھر میں نے مطلع کی طرف نظر کی تو فجر کے اُجالا میں پہاڑی پر ایک مرد نہایت سفید پوشاک والا نظر آیا جو اپنی آستین کے اشارے سے مجھے بلا رہا ہے جب ہم پہاڑ کے اوپر گئے تو مرد ہمیں نظر نہ آیا اور وہ اونٹ پہاڑی کے نیچے بیٹھے نظر آئے۔ہم نے اُتر کر ان اونٹوں کو پکڑ لیا۔ (بہجۃ الاسرار و قلائد الجواہر)

نزہۃ الخاطر، اخبار الاخیار، تفریح الخاطر کا مطالعہ کیجئے ان میں روزِ روشن کی طرح آپ کی قدرت وطاقت ظاہر کا تفصیلی بیان ہے۔

اسی لئے عاشق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبدالقادر سرِ باطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبدالقادر

امراض کو دور فرمانا

بہجۃ الاسرار میں حضرت ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادرزاد اندھوں اور ابرص والوں کو تندرست بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ فرماتے ہیں۔

تجربہ ہے جب مشکل پڑے تو نمازِ غوثیہ پڑھی جائے تو ہر مشکل دُور ہو جاتی ہے۔ اس نماز کا طریقہ خود پیرانِ پیر حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے معتقدین کو سکھایا اور فرمایا، جو شخص دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر سلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود گیارہ مرتبہ بھیجے۔ پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے اور مجھے ذکر کرے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ کام ہو جائے گا۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰۲)

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

حسنِ نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں ۔۔۔ آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

مریدوں پر پہرہ

شیخ ابوالقاسم عمر بزاز نے فرمایا کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیامت تک ہونے والے تمام مریدوں کے ضامن ہوئے کہ ان میں توبہ کئے بغیر کوئی نہیں مرے گا۔ (بہجۃ وغیرہ)

بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۰، قلائد الجواہر، صفحہ ۱۵ میں ہے کہ آپ نے فرمایا، میرے ربّ کی عزت وجلال کی قسم میرا ہاتھ میرے مریدوں پر ایسے ہے جیسے زمین پر آسمان، میرا مرید اگر جیّد نہ ہو تو میں تو جیّد ہوں، میرے قدم بارگاہِ الٰہی سے پیچھے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ مجھے اور تمہیں وہ جنت میں بھیجے گا۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

دھوپ محشر کی وہ جاں سوز قیامت ہے مگر ۔۔۔ مطمئن ہوں کہ میرے سر پہ ہے پلّا تیرا

بہجت اس سر کی ہے جو بہجۃ الاسرار میں ہے ۔۔۔ کہ فلک وار مریدوں پہ ہے سایہ تیرا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اگر مشرق میں میرے مرید کا ستر کھلا ہو اور میں مغرب میں ہوں تو میں ضرور چھپاؤں گا۔

تا قیامت مریدین بخشے گئے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے فراخی نظر کے برابر ایک رجسٹر دیا گیا ہے جس میں میرے قیامت تک ہونے والے تمام مریدوں کے نام تھے اور مجھے کہا گیا کہ یہ تمام تجھے بخشے گئے۔ میں نے جہنم کے خازن سے دریافت کیا کہ میرے مریدوں میں سے کوئی تیرے پاس ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰۰۔ قلائد الجواہر، ص ۱۶)

زیارت غوث سے گناہ کی بخشش

مروی ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبرستان میں ایک قبر سے چیخ سنی۔ آپ نے قبر والے کے متعلق سوال کیا کہ اس نے مجھ سے خرقہ پہنا؟ حاضرین نے کہا معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا میری مجلس میں حاضر ہوا؟ انہوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا کیا میرے طعام سے اس نے کھایا؟ انہوں نے وہی جواب دیا۔ فرمایا اس نے میرے پیچھے نماز پڑھی؟ انہوں نے پہلا ہی جواب دیا۔ فرمایا کوتاہی کرنے والا سزا کے لائق ہے اور سر جھکایا۔ پھر آپ نے فرمایا بے شک مجھے فرشتوں نے کہا ہے کہ اس نے آپ کی زیارت کی تھی اور آپ سے اچھا گمان کیا تھا اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس پر رحمت فرمادی ہے یعنی اس کے گناہ بخش دیئے۔ (بہجۃ الاسرار، صفحہ ۱۰۱۔ قلائد الجواہر، ص ۱۵)

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ کا کمال

بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۱، قلائد الجواہر، صفحہ ۱۵ میں ہے کہ ایک مرد خدا بغداد میں رہنے والا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے میرے سردار میرا باپ فوت ہوا ہے اور آج رات میں نے خواب دیکھا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے نیز اس نے یہ کہا ہے کہ شیخ عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جا اور آپ سے میرے لئے دعا کروا۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ میرے مدرسے کے دروازے سے گزرا ہے؟ اس نے عرض کی ہاں۔ آپ خاموش ہوگئے۔ دوسرے دن پھر وہ حاضر ہوا اور عرض کی میں نے آج رات اپنے والد کو ہنستے ہوئے دیکھا اور اس کے سر پر سبز پوشاک دیکھی اور اس نے یہ کہا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی برکت سے مجھ سے عذاب اُٹھایا گیا ہے اور تو دیکھ رہا ہے کہ میں پوشاک پہنایا گیا ہوں۔ اے میرے بیٹے تو ان کو لازم پکڑ۔ حضرت نے یہ سن کر فرمایا، بے شک میرے ربّ عزّ وجل نے ضرور میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں سے جو میرے دروازے پر گزرا ہے اس کے عذاب میں تخفیف فرمائے گا۔

وصال کے بعد مزار سے باہر آکر ......

حضور کا تصرف وقدرت وصال شریف کے بعد بھی باقاعدہ باقی ہے جیسے کہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۷ میں مرقوم ہے، تفریح الخاطر صفحہ ۶۴ میں ہے کہ ایک تاجر بغداد میں حضور کا مرید ہونے کیلئے آیا۔ جب بغداد پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضور تو وصال فرما گئے ہیں۔ اس نے بہت افسوس کیا اور مزار پر حاضری دے کر ارادت کا اظہار کیا تو آپ مزار سے باہر آئے پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے مرید کیا۔ پھر اسے مع تین دیگر اولیاء واصل باللہ بنایا۔

فقیر اُویسی غفرلہٗ کا اپنا مشاہدہ

فقیر کے بہاولپور حاضر ہونے سے پہلے دیوبندیوں کا راج تھا اور اتنا پر اثر کہ کوئی افسر بہاولپور میں انکی مرضی کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا مثال مشہور تھی کہ کوئی گاڑی ایسی نہیں جو بہاولپور میں نہ ٹھہرے اور کوئی افسر نہیں جو دیوبندیوں کے مرضی کے بغیر یہاں رہ سکے۔ فقیر نے بہاولپور میں قدم رکھتے ہی دیوبندیوں کے مذہبی جھونپڑوں پر انگارے برسانے شروع کردیے۔ انہوں نے اپنے طور پر ہر طرح کے حربے استعمال کر کے فقیر کو ہراساں کیا لیکن میرے منہ سے ہر وقت یہ ورد جاری رہا:

مریدی لاتخف ورش ☆ فانی عزرم قاتل عند القتال

اسی لئے ان کا ہر حربہ ناکام رہا۔ ایک ننگِ زمانہ چودہری شریف وہابی تھا۔ اسے بہاولپور کے دیوبندی سرغنے ملے اور فقیر کی کتابیں جو وہابیوں کے خلاف تھیں پیش کیں۔ طیش میں آکر اس نے کہا کہ میں کمشنری تو چھوڑ سکتا ہوں لیکن اُویسی کو نہ چھوڑوں گا۔ چنانچہ اپنے ذاتی اختیارات کے استعمال کے علاوہ سات آٹھ مختلف جرائم کے ایسے مقدمات کرائے جن کی ضمانت تک نہ ہو۔ فقیر کو معلوم ہوا کہ کمشنر ایسی حرکت کر رہا ہے۔ فقیر نے جمعہ کی تقریر میں اعلان کیا کہ کمشنر وہابی ہے اور فقیر اُویسی غفرلہٗ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام ہے۔ کمشنر اپنی پوری طاقت صَرف کرلے۔ میرے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھنی ہے تو فقیر اُویسی سے پنجہ آزمائی کرلے۔ چنانچہ بہاولپور کے لوگ شاہد ہیں کہ کمشنر مذکور بہاولپور سے کیسی ذِلت وخواری سے نکلا اور فقیر نے عوام اہل اسلام کو دِکھادیا کہ وظیفہ "مریدی لاتخف الخ حق ہے۔

نوٹ......اس کی مزید تشریح فقیر کے رسالہ 'وظیفہ یاشیخ عبدالقادر کی شرعی تحقیق' میں پڑھیے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۲ ربیع الآخر ۱۴۲۴ھ بروز منگل قبل صلوٰۃ العصر